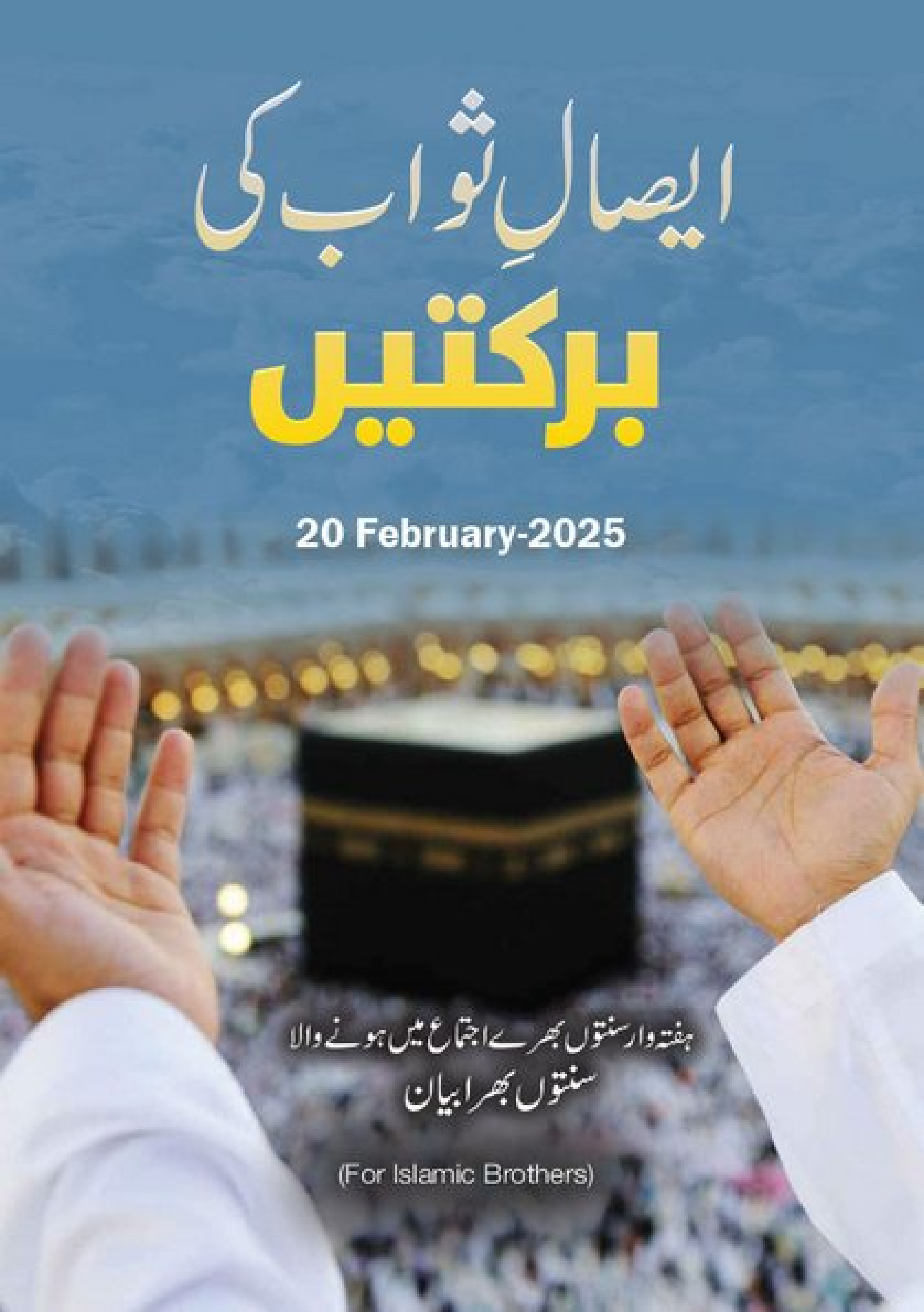

ایصالِ ثواب کی برکتیں

20 February-2025

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: مَیں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷)

20 فروری 2025 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے

حدیث:(۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سُننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایصالِ ثواب کے لفظی معنیٰ ہیں: **"ثواب پہنچانا"** اس کو **"ثواب بخشنا"** بھی کہتے ہیں مگر بُزرگوں کیلئے **"ثواب بخشنا"** کہنا مُناسِب نہیں، **"ثواب نذر کرنا"** کہنا ادب کے زیادہ قریب ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اقدس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم خواہ اور نبی یا ولی کو **"ثواب بخشنا"** کہنا بے ادَبی ہے، بخشنا بڑے کی طرف سے چھوٹے کو ہوتا ہے بلکہ نذر کرنا یا ہدِیَّہ کرنا کہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/609)

ثواب پہنچانے کے 4 طریقے

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

مَلِکُ الْعُلَمَاء حضرت علامہ ظفر الدّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیصالِ ثواب (ثواب پہنچانے) کے چار (4) طریقے ہیں: (1) دُعائے مغفرت (2) دُعائے رحمت (3) نمازِ جنازہ (4) قبر پر ٹھہرنا اور دعا کرنا۔ (دورِ صحابہ میں ایصالِ ثواب کی مختلف صورتیں، ص ۴۵)

قرآنِ کریم سے ثواب پہنچانے کا ثبوت

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم میں ثواب پہنچانے کا ایک طریقہ یعنی مومنین کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا ثبوت واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ

پارہ 28 سورۂ حشر آیت نمبر 10 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پ۲۸، الحشر:۱۰)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور ان کے بعد آنے والے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے: (1) صرف اپنے لئے دعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے۔ (2) بُزرگانِ دِین (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) خصوصاً صحابہ کرام و اہلِ بَیْت (رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن) کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ (بہترین) چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ۲۸/ ۸۷۳)

اے عاشقانِ اولیا! آیئے! آج کے اس ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہم اِیصالِ ثواب یعنی ثواب پہنچانے کے تعلق سے ایمان افروز واقعات و حکایات اور دیگر معلوماتی

مَدَنی پھول سنتے ہیں، چنانچہ

ایصال ثواب کی برکت

مشہور صوفی بزرگ حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت حسن بصری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمادیجئے کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے اُسے عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب میں اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر ڈامَر (Asphalt) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں زنجیریں ہیں! اُس نے حضرت حسن بصری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کو خواب سنایا، سُن کر آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ بہُت غمگین ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں تھی اور اس کے سر پر تاج (Crown) تھا۔ اس نے کہا اے حسن! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کس وجہ سے تیری حالت بدلی جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجا، اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ کریم نے ہم ساڑھے پانچ سو (550) قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب السابع، ص ۲۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! دُرُود شریف کی فضیلت کے تَعَلُّق سے ابھی جو حکایت ہم نے سُنی، اس سے ثواب پہنچانے کی اَہَمِّیَّت واضح ہوجاتی ہے کہ ایک لڑکی انتہائی دردناک

حالت میں عذاب کا شکار تھی مگر جب اللہ کریم کے ایک بندے نے گزرتے ہوئے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھا اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچایا تو نہ صرف اس لڑکی کو عذاب سے نجات مل گئی بلکہ مزید سینکڑوں مُردوں کو عذاب سے رہائی نصیب ہوئی۔ ذرا سوچئے! ربِّ کریم کس قدر مہربان ہے کہ اس نے صِرف ایک بار دُرُود شریف کی بَرَکت سے سینکڑوں مُردوں پر سے عذاب دور فرما دیا، تو جو مسلمان کثرت سے درودِ پاک پڑھنے اور نیکیوں کا ثواب فوت شدہ مسلمانوں کو بھیجنے کا عادی ہو گا تو اللہ پاک ثواب پہنچانے والے اور جن کو ثواب پہنچایا گیا ان سب پر اِنعام و اکرام کی کیسی بارشیں برسائے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ثواب پہنچانے کے معاملے میں سُستی کرنے کے بجائے وقتاً فوقتاً دُرودِ پاک اور نیکیوں سے حاصل ہونے والا ثواب پہنچاتے رہیں، ان کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہیں کیونکہ یہ ایک ایسا جائز اور بہترین عمل ہے جس کی بَرَکت سے فوت شدہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ زِندوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، جیسا کہ

صاحبِ بہارِ شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیصالِ ثواب یعنی قرآنِ مجید یا دُرُود شریف یا کلمۂ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ (ہو) یا بَدَنیہ (مالی عبادت جیسے صدقہ و خیرات اور بَدَنی عبادت جیسے نماز روزہ وغیرہ)، فَرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ زِندوں کے اِیصالِ ثواب (ثواب پہنچانے) سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! انسان جب تک دُنیا میں رہتا ہے تو اس کے آس پاس اس کے ماں

باپ، بہن بھائی، بیوی بچے، رشتے دار اور دوست وغیرہ موجود ہوتے ہیں جو اس کے دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بیمار ہوں تو عِیادت بھی کرتے ہیں، مگر جب یہی انسان اندھیری قبر میں جا پہنچتا ہے تو وہاں اس کے ماں باپ، بہن بھائی، رشتے دار اور دوستوں وغیرہ میں سے کوئی بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ قبر میں اکیلا ہی ہوتا ہے۔ قبر میں جانے کے بعد اس پر جو گزرتی ہے اس کا حال تو وہ خود ہی بہتر جانتا ہے۔

قبر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ، اَوْحُفْرَۃٌ مِنْ حُفَرِ النَّار یعنی بیشک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔(ترمذی، ۴/۲۰۸، حدیث: ۲۴۶۸)

اب جو قبر میں موجود ہے تو ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہیں کہ قبر اس کے لیے جنت کا باغ (Garden) ثابت ہوئی ہوگی یا مَعَاذَ اللہ دوزخ کا گڑھا بنی ہوگی۔ لیکن ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہوئے اس کو ثواب پہنچانے کی عادت بنانی چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ مبارکہ سے ثواب پہنچانے کا ثبوت

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا: سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو، سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی اس کے پاؤں، پیٹ اور آنکھیں کالے رنگ کی ہوں) وہ قربانی

کے لیے حاضر کیا گیا تو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! چُھری لاؤ اور اسے پتھر پر تیز کر لو، پھر حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چُھری لی اور مینڈھے کو لِٹا کر اسے ذَبح کر دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے اللہ پاک! تُو اسے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کی آل اور اُمَّت کی طرف سے قبول فرما۔ (مسلم، کتاب الاضاحی، باب استحباب استحسان الضحیۃ۔۔۔الخ، حدیث: ۱۹۔(۱۹۶۷) ص ۸۳۷)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی قربانی کے ثواب میں انہیں بھی شریک فرمادے۔ اس سے معلوم ہوا! اپنے فرائض و واجبات کا ثواب دوسروں کو بخش (پہنچا) سکتے ہیں، اس (طرح کرنے سے ثواب) میں کمی نہیں آسکتی۔ یہ حدیث کھانا سامنے رکھ کر اِیصالِ ثواب کرنے (یعنی ثواب پہنچانے) کی قوِی (یعنی مضبوط) دلیل ہے کہ بکری سامنے ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اس کا ثواب اپنی آل (اولاد) اور اُمّت کو بخش رہے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۶۸)

حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا اکثر ذکر فرمایا کرتے اور بعض اوقات بکری ذَبح فرما کر اس کے گوشت کے ٹکڑے کرتے اور اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سہیلیوں کے گھر بھیجا کرتے تھے۔ (بخاری، حدیث: ۳۸۱۸، ۲/ ۵۶۵)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اکثر حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کی طرف سے بکری قربان فرماتے (اور) انہیں ثواب پہنچانے کے لیے اس کا گوشت ان کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے۔ اس حدیث (پاک) سے چند مسئلے معلوم ہوئے: (1) مَیّت کی طرف سے قربانی کرنا جائز

ہے۔(2)مَیِّت کو صدقہ وخیرات کا ثواب بخشنا سُنّت ہے۔(3)مَیِّت کے نام کا کھانا اس کے پیاروں(اور)دوستوں کو دینا بہتر ہے،اس سے مَیِّت کو دُہری(یعنی ڈبل)خوشی ہوتی ہے،ایک ثواب پہنچنے کی دوسرے اس کے دوستوں پیاروں کی امداد ہونے کی۔(مرآۃ المناجیح،۸/۴۹۶)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا!زندوں کا مُردوں بلکہ جو لوگ پیدا ہی نہیں ہوئے ان کو بھی ثواب پہنچانا نہ صرف جائز بلکہ سُنّت سے ثابت ہے۔یہ بھی معلوم ہوا!کھانا وغیرہ سامنے رکھ کر ثواب پہنچانا بھی جائز عمل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کا عمل

اے عاشقانِ صحابہ و اَہلِ بَیت! یاد رکھئے!ثواب پہنچانے کا یہ سلسلہ صرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن بھی فوت شدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانے کے مختلف انداز اپنایا کرتے تھے،چنانچہ

حضرت علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں:صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن سات(7)روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔(الحاوی للفتاوی،۲/۲۲۳)

حضرت سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی:یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!میری والدۂ محترمہ کا میری

غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔(بُخاری، ۲/۲۴۱، حدیث: ۲۷۶۲) ایک روایت میں ہے: حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے بارگاہِ رِسَالَت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا ہے (میں ثواب پہنچانے کے لیے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں (بہارِ شریعت، ۲/ ۵۲۱)) تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی (کہ پانی کی وہاں کمی تھی اور اس کی زیادہ حاجت تھی (بہار شریعت، ۲/ ۵۲۲))، تو اُنہوں نے کُنواں کھدوایا اور کہا: هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یعنی یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے (یعنی ان کی رُوح کو ثواب پہنچانے کے لئے) ہے۔(ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب في فضل سقي الماء، ۲/ ۱۸۰، حدیث: ۱٦٨۱)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: (مَیِّت) کی طرف سے پانی کی خیرات کرو کیونکہ پانی سے دِینی (اور) دنیوی مَنافِع (فائدے) حاصل ہوتے ہیں، خصوصًا ان گرم و خشک علاقوں میں جہاں پانی کی کمی ہو، بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں، عام مسلمان ختم، فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی بھی رکھ دیتے ہیں، ان سب کا ماخذ (یعنی ان کی اصل) یہ حدیث ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی خیرات (صدقہ کرنا) بہتر ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۱۰۴ تا ۱۰۵ ملخصًا)

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِسُنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنے رسالے "**فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ**" صفحہ نمبر 11 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا! مسلمانوں کا بکرے وغیرہ کو بُزرگوں کی طرف مَنسوب کرنا، مَثَلاً یہ کہنا کہ "یہ غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا بکرا ہے" اس میں کوئی

حرج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو ثواب پہنچانے کیلئے ہے۔ قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں، مَثَلاً کوئی اپنی قربانی کا بکرا لئے چلا آرہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں کہ کس کا بکرا ہے؟ تو وہ کچھ اس طرح جواب دیتا ہے، **"میرا بکرا ہے"** یا **"میرے ماموں کا بکرا ہے۔"** جب یہ کہنے والے پر اعتِراض نہیں تو **"غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بکرا"** کہنے والے پر بھی کوئی اعتِراض نہیں ہوسکتا۔ حقیقت میں ہر چیز کا مالک اللہ پاک ہی ہے اور قربانی کا بکرا ہو یا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بکرا، ذَبح کے وَقت اس پر اللہ پاک کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ پاک وَسوَسوں سے نَجات بخشے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے جانثار صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے عمل سے ثابت ہوا کہ فوت شُدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانا ان کی طرف سے قربانی کرنا اور کھانا وغیرہ کھلانا بالکل جائز بلکہ بہترین اور پاکیزہ طریقہ ہے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَمواتِ مُسْلِمِیْن (فوت شدہ مسلمانوں) کے نام پر کھانا پکا کر اِیصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانے) کے لئے تَصَدُّق (یعنی صدقہ) کرنا بِلاشُبہ جائز و مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ عمل) ہے اور اس پر فاتحہ سے اِیصالِ ثواب (ثواب پہنچانا) دوسرا مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ عمل) ہے اور دو چیزوں کا جمع کرنا زِیادتِ خیر (یعنی بھلائی میں اضافہ کرنا) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۹۵) ہر شخص

کو افضل یہی کہ جو عملِ صالح (یعنی جو بھی نیک کام) کرے اس کا ثواب اَوّلین و آخِرین اَحیاء واَموات (یعنی پہلے و بعد کے زندہ اور فوت شدہ مسلمانوں بلکہ) تمام مؤمنین و مؤمنات کے لیے ہدیہ بھیجے (یعنی ثواب پہنچائے)، سب کو ثواب پہنچے گا اور اُسے (یعنی ثواب پہنچانے والے کو) اُن سب کے برابر اَجْر (و ثواب) ملے گا۔ (فتاویٰ رضویہ،۹/۶۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اعلیٰ حضرت! ہمارے معاشرے میں یہ رواج عام ہے کہ ہم زندگی میں مختلف مواقع پر ایک دوسرے کو تحائف (Gifts) بھیج کر اپنی دوستی یا رشتے داری کو مزید مضبوط بناتے ہیں، جب ہمارا بھیجا ہوا تحفہ اگرچہ وہ معمولی قیمت کا ہو ہمارے رشتے دار یا دوست تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتا ہے پھر وہ بھی ہمیں بدلے میں تحفہ بھیج کر اپنی عقیدت ومَحَبَّت کا اظہار کرتا ہے، مگر جب وہ رشتے دار یا دوست فوت ہو جاتا ہے تو تحائف کا یہ سلسلہ بھی رُک جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم چاہیں تو ثواب پہنچانے کی صورت میں اس سے بہتر تحفے بھیج کر اس کی خوشی کا سامان کر سکتے ہیں۔ جی ہاں! ہمارا ثواب پہنچانا فوت شدہ مسلمانوں کے لئے تحفہ بن جاتے ہیں جنہیں پا کر انہیں بے حد خوشی محسوس ہوتی ہے، جیسا کہ

مُردوں کے لئے زندوں کا تحفہ

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما بیان کرتے ہیں، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہی ہوتی ہے جو ماں، باپ، بھائی یا دوست کی دعائے خیر پہنچنے کے انتظار میں رہتی ہے، پھر دعا اسے پہنچ جاتی ہے تو اسے

یہ دعا دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے، اللہ پاک زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو پہاڑوں کے جیسا ثواب دیتا ہے اور یقیناً زندہ کا مُردوں کے لیے تحفہ ان کے لیے دعائے مغفرت ہے۔ (شعب الایمان، الرابع والستون من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی زیارۃ القبور، ۷/۱۶ ، حدیث: ۹۲۹۵)

اے عاشقانِ رسول! زندہ لوگوں کا ثواب پہنچانا فوت شُدہ مسلمانوں کو تحائف کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آیئے! اس تعلق سے ایمان افروز حکایت سنئے:

ریشمی رومالوں سے ڈھکے ہوئے تحفے

حضرت بَشّار بن غالب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے لئے بہت دعائیں کیا کرتا تھا، ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا، وہ فرما رہی تھیں: اے بشّار! تمہارے تحفے مجھے نُور کے تھالوں میں ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر پہنچائے جاتے ہیں، جب زندہ لوگ فوت شدہ لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے، انہیں قبول کر کے نُور کے تھالوں میں رکھا جاتا ہے، پھر ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر اس مَیِّت کو پیش کیا جاتا ہے جس کے لئے دعا کی گئی ہو اور کہا جاتا ہے: فُلاں نے تیری طرف یہ تحفہ بھیجا ہے۔ (التذکرۃ، باب ماینبع المیت الی قبرہ، ص ۸۶)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کس قدر مہربان ہے کہ دنیا میں تو اپنے بندوں پر فضل و کرم کی بارشیں فرماتا ہی ہے مگر جب کوئی مُسلمان فوت ہو جائے تو زندہ لوگوں کی دعاؤں اور ثواب پہنچانے کی بَرَکت سے فوت شدہ مسلمانوں کو سکون و اِطمینان کی دولت بخشتا ہے، یہ

بھی معلوم ہوا! ثواب پہنچانے والوں سے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی بہت خوش ہوتے اور خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔ یاد رکھئے! کسی فوت شدہ مسلمان کو ثواب پہنچانا بظاہر تھوڑا عمل ہے، مگر اس کی برکتیں بہت ہی زیادہ ہیں مگر افسوس! اب ہم دُنیوی کاموں میں اس قدر مشغول ہو گئے ہیں کہ ہمارے پاس اپنے فوت شدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانے یا ان کی قبر پر جا کر فاتحہ وغیرہ پڑھنے کیلئے بھی وَقْت نہیں، کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم دنیوی کام تو آسانی سے نمٹا لیتے ہیں مگر جس عمل میں خود ہمارا اور ہمارے فوت شدہ مسلمانوں کا بہت بڑا فائدہ ہے اسے ہم دُشوار سمجھتے ہیں یا پھر اَہَمِّیَّت دینے کے لئے تیار نہیں، بالفرض کسی کے پاس وَقْت ہے تو اُسے ثواب پہنچانے کا طریقہ معلوم نہیں، پھر اس کام کے لئے بھی مسجد کے امام صاحب، مؤذِّن صاحب یا کسی مذہبی شخص کو تلاش کیا جاتا ہے۔

اللہ پاک شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے جنہوں نے ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی کیلئے مختلف موضوعات پر کتب و رسائل تحریر فرما دیئے تاکہ ہم ان کے مطالعے کے ذریعے اپنے دِینی و دُنیوی معمولات کو اچھے طریقے سے ادا کر سکیں۔

رسالہ "فاتحہ اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ" کا تعارف

بالفرض کسی کو فاتحہ کرنے اور ثواب پہنچانے کا طریقہ نہیں آتا تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اس کے لئے مکتبۃ المدینہ سے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"فاتحہ اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ"** ھَدِیَّۃً طلب کر کے اس کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں بہت سی معلومات کے ساتھ ساتھ ثواب پہنچانے کا طریقہ بھی موجود ہے۔ اس رسالے کو خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ بالخصوص **ثواب پہنچانے کے**

اجتماعات، مثلاً تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ میں فوت شدہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانے کے لیے اس رِسالے کو تقسیم کیجئے، یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے گناہوں سے بچتے رہیں، خوب خوب نیکیاں جمع کریں، اپنے بچوں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دلائیں اور انہیں بھی نیک نمازی بنائیں کیونکہ اولاد کو نیک بنانے، انہیں عِلْمِ دین کے زیور سے آراستہ کرنے اور ان کی شریعت کے مطابق مَدَنی تربیت کرنے سے والدین کو جہاں بہت سے دِینی و دُنیوی فائدے حاصل ہوتے ہیں وہیں ایک فائدہ یہ بھی ملتا ہے کہ جب والدین اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو یہی نیک اولاد ان کے احسانات کو نہیں بُھولتی بلکہ اپنی مصروفیات کے باوجود ان کو ثواب پہنچانے کیلئے تلاوتِ قرآن کرنا، غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا، مسجد و مدرسہ بنوانا اور مغفرت کی دُعا کرنا سعادت سمجھتی ہے، جو قبر میں ان کے والدین کے سکون کا سبب ہوتا ہے،

ثواب پہنچانے کے تعلق سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"قبر والوں کی 25 حکایات"** کے صفحہ 11 سے ایک بہت پیاری حکایت سنئے، چنانچہ حضرت علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: حضرت شیخِ اکبر مُحیُ الدِّین

اِبنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھا کہ ایک نوجوان کھانا کھا رہا ہے، جس کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ اللہ پاک کی عطا سے اسے چُھپے ہوئے معاملات اور قبر کے حالات کی خبر ہو جاتی ہے، جنّت اور دوزخ کا حال بھی اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے اچانک وہ رونے لگا۔ وجہ پوچھنے پر اس نے کہا: میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے۔ حضرت شیخِ اکبر مُحْیُ الدِّین اِبنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس کلمہ طیِّبہ ستَّر ہزار (70،000) مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کی ماں کو دل ہی دل میں اس کا ثواب پہنچا دیا۔ فوراً وہ نوجوان ہنس پڑا اور بولا: اب اپنی ماں کو جنَّت میں دیکھ رہا ہوں۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيح، ۳ /۲۲۲، تحت الحدیث: ۱۱۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ اس نوجوان نے اللہ پاک کی عطا کی ہوئی طاقت سے اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھا تو حضرت ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف سے کلمۂ طیبہ کا ثواب پہنچانے کی بَرَکت سے اس کی والدہ کو عذاب سے نجات مل گئی۔ یاد رہے! جس حدیثِ پاک میں ستّر ہزار (70،000) کلمہ طیِّبہ پڑھنے کی فضیلت ارشاد ہوئی ہے وہ یہ ہے: بے شک جس شخص نے ستّر ہزار (70،000) مرتبہ کہا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ، اللہ پاک اس کی مغفرت فرمائے گا اور جس کے لیے یہ کہا گیا اس کی بھی مغفرت فرمائے گا۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيح، ۳ /۲۲۲، تحت الحدیث: ۱۱۴۲)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار ستَّر ہزار (70،000) کلمۂ طیبہ پڑھ لیں اور جو رشتے دار فوت ہو گئے ہوں اُن کو اس کا ثواب پہنچا دیں۔ یہ تعداد ایک دن اور

ایک ہی مجلس میں پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں، روزانہ کم از کم 100 مرتبہ تو آسانی سے پڑھا ہی جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنازے کے احکام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، **اَمیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**مردے کے صدمے**" سے جنازے کے احکام کے بارے میں سُنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ پاک حَیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ (فردَوسُ الأخبار، ۱/ ۲۸۲، حدیث ۱۱۰۸) (2) بندۂ مومن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اُس کے تمام شرکائے جنازہ کی بَخْشِش کر دی جائے گی۔ (مُسندُالبزار ۱۱/ ۸۶، حدیث: ۴۷۹۶) ☆ جنازے میں رضائے اِلٰہی، فَرض کی ادائیگی، مَیِّت اور اُس کے عزیزوں کی دلجوئی وغیرہ اچّھی اچّھی نیّتوں سے شرکت کرنی چاہیے۔ ☆ جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے اَنجام کے بارے میں سوچتے رہیے کہ جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں، اِسی طرح ایک دن مجھے بھی لے جایا جائے گا، جس طرح اِسے مٹّی تلے دَفن کیا جانے والا ہے، اِسی طرح میری بھی تدفین عمل میں لائی جائی گی۔ اِس طرح غَور و فِکْر کرنا عبادت اور کارِ ثواب ہے۔

﴿ اعلان ﴾

جنازے کے بقیہ احکام تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی

حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے

323

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصاً

سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو

1 ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ۔۔۔القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

یوں پڑھتا ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔ (4)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

———323———

1 ۔۔۔القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ۔۔۔الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ ۔۔۔ الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ واراجتماع کے حلقوں کا شیڈول(بیرون ملک)، 20 فروری 2025ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

جنازے کے بقیہ احکام

☆جنازے کو کندھا دینا کارِ ثواب ہے، حدیثِ پاک میں ہے: "جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔" ایک اورحدیث شریف میں ہے: "جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اُس کی مُستَقِل مغفِرت فرما دے گا۔" (جوہرہ ص ۱۳۹، دُرِّمختار، ۳/ ۱۵۹، ۱۵۸، بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۳) ☆سُنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سُنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (عالمگیری، ۱/ ۱۶۲، بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۲) ☆جنازے کو کندھا دیتے وَقت جان بوجھ کر ایذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دھکے دینا جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیّت کے جنازے میں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے ☆شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قَبْر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صِرف غُسل دینے اور بِلا حائل بدن کو چھُونے کی مُمانَعَت ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۱۳، ۸۱۲) ☆جنازے کے ساتھ بُلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ یا کَلِمَۂ

شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔(فتاوٰی رضویہ، ۹/ ۱۳۹تا۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ چھینک آنے پر دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"چھینک آنے پر دعا"** یاد کروائی جائے گی۔وہ دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔(خزینۂ رحمت، ص 58)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمل پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے)تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد(مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ)کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح(یعنی اُلٹا رائٹ)کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0)کا نشان لگایئے۔

توجہ:اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72نیک اعمال)

یومیہ 56نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ المُلک پڑھ یا سُن لی؟(5) پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُالکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8)کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اورویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے)سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نگاہیں نیچی رکھیں؟اور بلا ضرورت اِدھراُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر)کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمل

20 فروری 2025 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے

کے رِسالے کے خانے پُر کیئے ؟(16)''مَرکزی مجلسِ شوریٰ'' کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان)میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت)باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دکان،بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ''مَدَنی چینل'' دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کیئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:''میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں'' جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سُننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا ؟(48)اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے

دار) سے مَعَاذَاللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا اِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟ یا مَعَاذَاللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجا لائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادِم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد